فہرست مضامین

شہادتُ التوریت ———— صفحہ ۹
شہادتُ الزبور ———— " ۱۰
شہادت صحائف الانبیاء ———— " ۱۱
شہادتُ القرآن ———— " ۱۱
شہادت الانجیل مقدس ———— " ۱۳

ناشر
برکت اے خاں
وارڈ نمبر ۶ سیالکوٹ نمبر ۲
رُکن بشارتی کمیٹی سیالکوٹ ڈایوسیس کونسل ؛

خُداتعالیٰ کُل کائناتِ عالم کا خالق اور رَبُّ العالمین ہے۔ خُداتعالیٰ نے چھ دنوں میں آسمان اور زمین، پانی، سمندر، جمادات نباتات اور حیوانات کو پیدا کیا۔ تمام اَندیکھی اور دیکھی چیزوں کو خلق کیا اور اُنکو اپنی قدرت کے کلام سے قیام بخشا۔ چنانچہ ہر شے سے خُداتعالیٰ کی قدرت ظاہر ہوتی ہے۔ خُداتعالیٰ کی قدرت کے عجیب عجیب کاموں کو دیکھ دیکھ کر اُس کی حمد و تعریف کو خواہ مخواہ دل چاہتا ہے۔

خُدا کے بندۂ بزرگ موسیٰ نے خُدا کی طرف سے ہدایت و الہام پا کر توریت شریف میں تخلیق آدمؑ و حوّاؑ کے بارے میں لکھا ہے:۔

چھٹے دن ۔"خُداوند خُدا نے زمین کی مٹی سے انسان (یعنی آدم) کو بنایا۔ اور اُس کے نتھنوں میں زندگی کا دم پھونکا تو انسان جیتی جان ہُوا" (کتاب پیدائش ۲:۷)

"اور خُدا نے ساتویں دن کو برکت دی اور اُسے مُقدس ٹھہرایا کیونکہ اُس میں خُدا ساری کائنات سے جسے اُس نے پیدا کیا اور بنایا فارغ ہُوا" (کتاب پیدائش ۲:۳)

"اور خُداوند خُدا نے مشرق کی طرف عدن میں ایک باغ لگایا اور انسان کو جسے اُس نے بنایا تھا وہاں رکھا اور خُداوند خُدا نے ہر درخت کو جو دیکھنے میں خوشنما اور کھانے کیلئے اچھا تھا زمین سے اُگایا اور باغ کے بیچ میں حیات کا درخت اور نیک و بد کی پہچان کا درخت بھی لگایا" (کتاب پیدائش ۲:۸، ۹)

"اور خُداوند خُدا نے آدم کو لے کر باغِ عدن میں رکھا کہ اُس کی

باغبانی اور نگہبانی کرے ۔ اور خُداوند خُدا نے آدم کو حکم دیا اور کہا کہ تُو باغ کے ہر درخت کا پھل بے روک ٹوک کھا سکتا ہے لیکن نیک و بد کی پہچان کے درخت کا کبھی نہ کھانا ۔ کیونکہ جس روز تُو نے اُس میں سے کھایا تُو مرا ۔

اور خُداوند خُدا نے کہا کہ آدم کا اکیلا رہنا اچھا نہیں مَیں اُس کیلئے ایک مددگار اُس کی مانند بناؤں گا اور خُداوند خدا نے کُل دشتی جانور اور ہَوا کے کُل پرندے مٹی سے بنائے اور اُن کو آدم کے پاس لایا کہ دیکھے کہ وہ اُن کے کیا نام رکھتا ہے اور آدم نے جس جانور کو جو کہا وُہی اُس کا نام ٹھہرا ۔ اور آدم نے کُل چوپایوں اور ہوا کے پرندوں اور کل دشتی جانوروں کے نام رکھے پر آدم کیلئے کوئی مددگار اُسکی مانند نہ مِلا ۔ اور خُداوند خُدا نے آدم پر گہری نیند بھیجی اور وُہ سوگیا اور اُس نے اُس کی پسلیوں میں سے ایک کو نکال لیا اور اُس کی جگہ گوشت بھر دیا اور خُداوند خُدا اُس پسلی سے جو اُس نے آدم میں سے نکالی تھی ایک عورت بنا کر اُسے آدم کے پاس لایا ۔ اور آدم نے کہا یہ تو اب میری ہڈیوں میں سے ہڈی اور میرے گوشت میں سے گوشت ہے اس لئے وہ ناری کہلائے گی کیونکہ وہ نر سے نکالی گئی ۔"

(کتاب پیدائش ۲: ۱۵ تا ۲۲)

" اور سانپ (ابلیس) کُل دشتی جانوروں سے جن کو خُداوند خُدا

نے بنایا تھا چالاک تھا اور اُس نے عورت (یعنی حوا) سے کہا واقعی خُدا نے کہا ہے کہ باغ کے کسی درخت کا پھل تم نہ کھانا؟ عورت (حوا) نے سانپ (ابلیس) سے کہا کہ باغ کے درختوں کا پھل تو ہم کھاتے ہیں پر جو درخت باغ کے بیچ میں ہے اُسکے پھل کی بابت خُدا نے کہا ہے کہ تم نہ تو اُسے کھانا اور نہ چھُونا ورنہ مر جاؤ گے"

(کتاب پیدائش ۳: ۱-۳)

لیکن سانپ (ابلیس) کے بہکانے اور ورغلانے سے حوّا نے

"اُس کے پھل میں سے لیا اور کھایا اور اپنے شوہر (آدم) کو بھی دیا اور اُس نے کھایا" (کتاب پیدائش ۳: ۶)

"تب آدم سے اُس (خداوند) نے کہا ۔

چونکہ تُو نے اپنی بیوی کی بات مانی اور اُس درخت کا پھل کھایا جسکی بابت مَیں نے تجھے حکم دیا تھا کہ اُسے نہ کھانا اِس لئے زمین تیرے سبب سے لعنتی ہُوئی . . . .

"اس لئے خُداوند خُدا نے اسکو باغِ عدن سے باہر کر دیا" (پیدائش ۳: ۱۷ اور ۲۳)

پھر شیطان نے اُن دونوں کو اُس سے لغزش دی

اور اُن دونوں کو وہاں سے کہ جس میں وہ تھے نکال دیا (سورۃ بقرہ ۳۶)

آپ نے خُدا کے کلامِ مُقدس میں سے پڑھ لیا ہے کہ ہمارے بزرگ ابوالبشر آدم نے کس طرح خُدا کے حُکم کی خلاف ورزی کی تھی ۔ دراصل خُدا کے حکموں کی خلاف ورزی اور حکم عدولی کا دوسرا نام گناہ ہے ۔ ہم میں سے ہر شخص

چونکہ بُزرگ آدم کے صُلب سے ہے اِس لئے ہم میں سے ہر شخص کا یہ ذاتی تجربہ بھی ہے کہ نسلِ آدم کے ہر بشر میں خدا تعالیٰ کی حکم عدولی کا عنصر اور کمزوری موجود ہے اور خدا تعالیٰ کے حکموں کی نافرمانی کرنا ہی درحقیقت گناہ ہے۔ گناہ خدا اور انسان کے رشتۂ محبت میں جُدائی پیدا کر دیتا ہے۔ (یسعیاہ ۵۹:۲)

خُدا نے "اِنسان کو اپنی صورت پر اپنی شبیہ کی مانند بنایا"

"خدا نے اِنسان کو اپنی صورت پر پیدا کیا

خدا کی صورت پر اُس کو پیدا کیا" (پیدائش ۱:۲۶، ۲۷)

لیکن اشرف المخلوقات اِنسانِ اوّل نے اپنی ان اعلیٰ صفات اور خوبیوں کے باوجود گناہ کو پیدا کیا۔ گناہ کو جنم دیا۔ یُوں گناہ صُلب در صُلب نسلِ آدم کی تمام دُنیا میں پھیل گیا۔ اور خُدا کی حکم عدولی کا گناہ ہر انسان کی وراثت بن گیا ہے۔ اِنجیلِ مُقدّس میں لکھا ہے کہ:۔

"ایک آدمی کے سبب سے گناہ دُنیا میں آیا اور گناہ کے سبب سے موت آئی اور یُوں موت سب آدمیوں میں پھیل گئی اِسلئے کہ سب نے گناہ کیا" (رومیوں ۵:۱۲)

بُزرگ آدم کے نسلی صُلبی فرزند ہونے کی وجہ سے تمام انبیاء کرام اور مُرسلین سے بھی خُدا کی حکم عدولی سرزد ہُوئی۔ لیکن خُدا تعالیٰ نے اُن کو توبہ و استغفار کے سبب پاک اور مُقدّس ٹھہرایا اور اُن کو رُوحُ القدس کی تحریک بخشی۔ بزرگ داؤد نے زبُور میں اقرار کیا کہ اے خدا:۔

"میَں نے فقط تیرا ہی گناہ کیا ہے اور وہ کام کیا ہے جو تیری نظر

میں بُرا ہے۔"

"دیکھ! میَں نے بدی میں صورت پکڑی اور میَں گناہ کی حالت میں ماں کے پیٹ میں پڑا۔" (زبُور ۵۱: ۴، ۵)

کتابِ مُقدّس میں یہ بھی لکھا ہے کہ:۔ "کوئی ایسا آدمی نہیں جو گناہ نہ کرتا ہو" (۱۔سلاطین ۸:۴۶)

بُزرگ سلیمان کی معرفت کتابِ مُقدّس میں لکھا ہے کہ:۔

"کون کہہ سکتا ہے کہ میَں نے اپنے دل کو صاف کر لیا ہے اور میَں اپنے گناہ سے پاک ہو گیا ہُوں" (امثال ۲۰:۹)

اِنجیلِ مُقدّس میں لکھا ہے:۔

"کہ سب نے گناہ کیا اور خُدا کے جلال سے محرُوم ہیں" (رومیوں ۳:۲۳)

"اگر ہم کہیں کہ ہم بے گناہ ہیں تو اپنے آپ کو فریب دیتے ہیں اور ہم میں سچائی نہیں"

"اگر کہیں کہ ہم نے گناہ نہیں کیا تو اُسے (یعنی خُدا کو) جھُوٹا ٹھہراتے ہیں اور اُس کا کلام ہم میں نہیں ہے۔" (۱۔یوحنا ۱:۸، ۱۰)

نسلِ آدم سے تعلق رکھنے والے کسی شخص کو پیدائشی بے گناہ اور معصوم اور پاک قرار دینا حق کے خلاف بے انصافی نہیں تو اور کیا ہے؟ لیکن توبہ اور استغفار کی وجہ سے جس طرح کتابِ مُقدّس کے خدا تعالیٰ نے کتابِ مُقدّس کے انبیاء کرام اور مُرسلین کو پاک اور مُقدّس قرار دیا ہے اُس کا کسی بھی مذہب کی مُقدّس کتاب سے واضح ثبوت نہیں ملتا۔ لیکن خدا نے موردتی

اور پیدائشی طور پر نہیں بلکہ اکتسابی طور پر اُن کو پاک اور مُقدّس قرار دیا ہے
انجیل مُقدّس لُوقا اباب ۷۰ آیت میں لکھا ہے۔ "پاک نبیوں"
انجیلِ مُقدّس اَعمال کی کتاب ۳ باب کی ۲۱ آیت لکھا ہے۔ "پاک نبیوں"
مُقدّس پطرس کا دوسرا خط ۳ باب کی ۲ آیت میں لکھا ہے۔ "پاک نبیوں"
مُقدّس پُولُس کا خط افسیوں ۳ باب کی ۵ آیت میں لکھا ہے۔
"مقدس رسُولوں اور نبیوں"

گنہگاروں کی جائے عبرت کی خاطر بیشمار برگزیدہ ہستیوں کی کمزوریوں اور گناہوں کا کتابِ مُقدّس میں بوضاحت ذکر آیا ہے۔ لیکن ساتھ ہی ایسے لوگوں کی توبہ استغفار اور معافی کے لئے بھی خدائے رحیم کے دروازے کھلے ہیں۔ چنانچہ قرآن مجید بھی کتابِ مُقدّس کے ان دلائل سے متفق الرائے ہے کہ انبیائ نے استغفار کیا۔ نماز کلمہ پنجم استغفار توبہ سب کیئے ہے۔

ساری کتابِ مُقدّس پڑھ جاؤ۔ آپ کو کسی جگہ ایسا کوئی فرمانِ الٰہی نہ ملے گا۔ جس میں پاک اور مُقدّس انبیاء و مُرسلین کو دُنیا یا کسی قوم یا کسی فرد کے گناہ معاف کرنے یا نجات دینے کا حق یا اختیار دیا گیا ہو۔ چنانچہ کتابِ مُقدّس کے پاک انبیاء میں سے کسی نبی نے کسی فرد یا قوم یا دُنیا کو اُنکے گناہوں سے نجات دینے کے اختیار کو کبھی استعمال نہ کیا تھا۔ کسی نبی کا پاک اور مُقدّس ہونا اُس کے نجات دہندہ ہونے کی کوئی دلیل نہیں۔
گنہگاروں کو اُن کے گناہوں سے نجات دینے اور اُن کی شفاعت کرنے کا اختیار ایک ایسا خاص عظیم ترین اختیار ہے جس کو خُدا تعالیٰ نے اپنے

ہی خاص ذاتی اختیار میں محفوظ رکھا ہے۔ لیکن جن برگزیدہ اشخاص کو خُدا تعالیٰ نے پیدائشی اور موروثی طور پر معصُوم نہیں بلکہ اکتسابی طور پر پاک اور مُقدّس ٹھہرایا اُن کو نبوّت و رسالت کا اعلےٰ مقام بخشا۔ تاکہ وہ بذریعہ الہام کلامِ الٰہی کا مکاشفہ حاصل کریں اور اُس کی منادی کریں۔ چنانچہ انبیاء کرام ہمارے بزرگ آدم کی نسل اور صُلب اور خُون سے تعلق رکھنے کی وجہ سے بحیثیت انسان وہ کسی شخص کے گناہوں کا کفّارہ ادا کرنے اور فدیہ دینے کا بھی کوئی اختیار نہ رکھتے تھے۔ کیونکہ تمام انبیاء کرام نے گناہوں سے نجات اور نجات بالکفّارہ عطا کرنے کے کُلی اختیارات کو ذاتِ الٰہی سے ہی منسُوب کیا ہے۔ اِن استدلال کے اثبات خُدا تعالیٰ کی کتابِ مُقدّس سے ملاحظہ فرمایئں۔

شہادتُ التوریت

بزرگ مُوسیٰ کی معرفت فرمانِ حق یُوں ہے کہ:-
"کیونکہ اُس روز تمہارے واسطے تم کو پاک کرنے کے لئے کفّارہ دیا جائے گا۔ سو تم اپنے سب گناہوں سے خُداوند کے حضور پاک ٹھہرو گے۔" (احبار ۱۶: ۳۰)
"مَیں خُداوند ہُوں جو اُسے مُقدّس کرتا ہُوں۔" (احبار ۲۱: ۱۵)
"کیونکہ مَیں خُداوند اُن کا مُقدّس کرنیوالا ہُوں" (احبار ۲۲: ۱۶)
"مَیں خُداوند تمہارا مُقدّس کرنیوالا ہُوں۔" (احبار ۲۲: ۳۲)

”خُداوند قہر کرنے میں دھیما اور شفقت میں غنی ہے ۔وہ گناہ اور خطا کو بخش دیتا ہے ،، (گنتی ۱۴: ۱۸)

بُزرگ مُوسیٰ بھی خُدا کے بے عیب بے داغ برّے مسیح مصلُوب کے وسیلہ نجات بالکفّارہ کے منتظر تھے ۔

شہادتُ الزبُور

بُزرگ داؤد نے خُدا تعالیٰ کے حضُور اقرار کیا : ۔

(اے خُدا) ”مَیں نے فقط تیرا ہی گناہ کیا ہے اور وہ کام کیا ہے ۔جو تیری نظر میں بُرا ہے“

”دیکھ ! مَیں نے بدی میں صورت پکڑی اور میں گناہ کی حالت میں ماں کے پیٹ میں پڑا“ (زبُور ۵۱: ۴، ۵)

”میری جان کو خُدا ہی کی آس ہے میری نجات اُسی سے ہے وُہی اکیلا میری چٹان اور میری نجات ہے ،، (زبُور ۶۲: ۱، ۲)

”اے ہمارے نجات دینے والے خُدا ! اپنے نام کے جلال کی خاطر ہماری مدد کر ۔
اپنے نام کی خاطر ہم کو چھُڑا اور ہمارے گناہوں کا کفّارہ دے ،،

(زبُور ۷۹ : ۹)

بُزرگ داؤد بھی خُدا تعالےٰ کی طرف سے اپنی نجات کے طالب تھے اور گناہوں کی معافی کے لئے خُدا کیطرف سے ایک عظیم کفّارہ کے منتظر تھے

شہادت صحائفُ الاَنبیاء

خُداوند خُدا فرماتا ہے : ۔

”صادق القول اور نجات دینے والا خُدا میرے سِوا کوئی نہیں ،،

(یسعیاہ ۴۵ : ۲۱)

”خُداوند تیرا نجات دینے والا فرماتا ہے ،، (یسعیاہ ۵۴ : ۸)

”اس لئے خُداوند جو ابراہام کا نجات دینے والا ہے“ (یسعیاہ ۲۹ :۲۲)

”کیونکہ مَیں خُداوند تیرا خُدا اسرائیل کا قدوّس تیرا نجات دینے والا ہُوں“ (یسعیاہ ۴۳ : ۳)

”خُداوند تمہارا نجات دینے والا اسرائیل کا قدوّس یُوں فرماتا ہے ،،

(یسعیاہ ۴۳ : ۱۴)

”خُداوند فرماتا ہے اِس لئے کہ مَیں اُن کی بدکرداری کو بخشوں گا ۔ اور اُن کے گناہ کو یاد نہ کروں گا“ (یرمیاہ ۳۱ : ۳۴)

”جو کوئی خُداوند کا نام لے گا نجات پائے گا“ (یوایل ۲ : ۳۲)

”نجات خداوند کی طرف سے ہے ،، (یوناہ ۲ : ۹)

شہادتُ القرآن

قرآن مجید نے بھی اس امر کی تصدیق کردی ہے کہ نسل آدم کے برگزیدہ اشخاص انبیاء و مُرسلین گناہوں کے معاف کرنے کا کوئی اختیار نہیں

رکھتے تھے ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے گناہوں کی معافی اور نجات کا کام اپنے ہی اختیار میں محفوظ رکھا ہے ۔

"وَمَنْ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اللّٰهُ" (سورۃ آل عمران ۱۳۵)

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ کے سوا اور ہے کون جو گناہوں کو معاف کر سکتا ہے ۔

"اللہ کے سوا کوئی ولی اور سفارشی نہیں ہے

اور اگر وہ سارے معاوضے بھی اپنے بدلے میں دے گا ۔

تو بھی اُس سے قبول نہیں کریں گے" (سورۃ انعام ۷۰)

اور نہیں واسطے تمہارے سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی ولی اور نہ مددگار ۔

(سورۃ بقرہ ۱۰۶)

اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۔ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے (سورۃ بقرہ ۱۷۲)

وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (سورہ بقرہ ۱۹۸)

ترجمہ: اور بخشش مانگو اللہ سے تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۔

اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ ہی کی ہے ۔

جسے چاہے بخشے اور جسے چاہے عذاب کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (سورۃ الفتح ۱۴)

پس کتابِ مُقدّس اور قرآن مجید اس بات پر متفق الرائے ہیں کہ گنہگاروں کا نجات دینے والا صرف خدا تعالیٰ ہے ۔ اور خدا تعالیٰ نے یہ اختیار کسی نبی کو نہیں دیا ۔

کلامِ الٰہی کی روشنی اور دلائل و اثبات کے بغیر کسی انسان کے مقام

نبوت کو مبالغہ آمیز حد تک طُول دینا بھی حق پرستی کے مترادف ہے کیونکہ انبیاء کرام کا مقام وُہی ہے جو کلام اللہ میں مرقوم کیا گیا ہے ۔

شہادتُ الانجیلِ مُقدّس

جب اِس خوشخبری کی منادی کی جاتی ہے کہ :۔

"یہ بات سچ اور ہر طرح سے قبول کرنے کے لائق ہے کہ مسیح یسُوع گنہگاروں کو نجات دینے کیلئے دُنیا میں آیا" (۱۔ تیمتھیس ۱:۱۵)

تو اس مُقدّس آیت کے پڑھنے سے خُداوند یسُوع مسیح کی شخصیت کے بارے میں سوچنے کیلئے ایک بڑا سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر کیوں خُداوند یسُوع مسیح کو گنہگاروں کا نجات دینے والا قبول کر لیا جائے ؟ کیا اس لئے کہ وہ ایک خاص عہد کا رسُول تھا ؟ (ملاکی ۳:۱)

یا وہ ایک عظیم خرِستُس یعنی مسیح تھا ؟ (یوحنا ۱:۴۱) یا وہ ایک عظیم موعودہ نبی تھا ؟ "جو نبی دُنیا میں آنے والا تھا فی الحقیقت یہی ہے" (یوحنا ۶:۱۴)

۱۔ "جس کا ذکر مُوسیٰ نے توریت میں اور نبیوں نے کیا ہے" (یوحنا ۱:۴۵)

یا اسلئے کہ وہ بزرگ آدم کی نسل اور صُلب سے نہ تھا بلکہ بے پدر ولادت باسعادت کی وجہ سے "مولُودِ مُقدّس" تھا ؟ پیدائشی معصوم اور بے گناہ تھا ؟

"جو خدا اور ساری اُمت کے نزدیک کام اور کلام میں قدرت والا نبی تھا" (لوقا ۲۴:۱۹)

بیشک وہ یسعیاہ نبی کی صدہا سال پیشتر فرمودہ پیشگوئی کے مطابق آدم کے

صُلب سے نہیں بلکہ ایک کنواری مُقدّسہ خاتُونِ اعظم سے اُس کی بے پدر ولادت ظہور میں آئی (یسعیاہ ۷ : ۱۴) ہاں خُداوند یسُوع مسیح مولُودِ مُقدّس کی پاک ولادت ایک ایسی خاتُونِ اعظم کے ہاں ہوئی جس کو جبرائیل فرشتہ نے بعد از سلام بشارت دی تھی کہ "خُداوند تیرے ساتھ ہے۔ خُدا کی طرف سے تجھ پر فضل ہُوا ہے"۔ اِس لئے وہ مولُودِ مُقدّس ایک بے عیب بے داغ بے مثل اِنسانِ کامل تھا اور بلحاظ اُلوہیّت کامل مظہرِ ذاتِ الٰہی تھا۔

"کیونکہ کامل شخص وہ ہے جو باتوں میں خطا نہ کرے"۔ (یعقوب ۳ : ۲)

خُداوند یسُوع کا اعلانِ حق یہ ہے کہ :۔ "تم میں کون مجھ پر گناہ ثابت کرتا ہے"؟ (یُوحنا ۸ : ۴۶)

"جسے باپ نے مُقدّس کرکے دُنیا میں بھیجا"۔ (یُوحنا ۱۰ : ۳۶) پس کلامِ الٰہی سے واضح ہو گیا کہ وہ بحیثیت اِنسانِ کامل ایک بے مثل مُقدّس پاکیزہ ہستی اور ایک عظیم شخصیّت اور قدرت کا مالک تھا۔ ایک بڑا نبی مسیح موعُود اور عہد کا رسُول تھا لیکن ان ساری اعلےٰ صفات کے علاوہ لکھا ہے کہ خُداوند یسُوع مسیح خُدا کا ازلی کلام تھا اور کلام خُدا تھا :۔

"ابتدا میں کلام تھا اور کلام خُدا کے ساتھ تھا اور کلام خُدا تھا۔ (کلمۃُ اللہ) یہی ابتدا میں خُدا کے ساتھ تھا سب چیزیں اُسکے وسیلہ سے پیدا ہُوئیں"۔ اور کلام مجسّم ہُوا اور فضل اور سچائی سے معمور ہو کر ہمارے درمیان رہا اور ہم نے اُس کا ایسا جلال دیکھا جیسا باپ کے اکلوتے کا جلال"۔

(یُوحنا ۱ : ۱ - ۳ و ۱۴)

گویا خُداوند یسُوع مسیح خُدا کا ازلی کلمۃُ اللہ ہے۔ تصوّرِ خُدا سے بے بہرہ اشخاص مسیح کلمۃُ اللہ، خُدا کی صورت روحُ اللہ اور ابنُ اللہ کے معنی نہیں جانتے کیونکہ خُداوند یسُوع مسیح خُدا باپ کا ازلی آسمانی اکلوتا بیٹا غیر مخلوق محبُوبِ خُدا ہے بحیثیت اِنسانِ کامل اُس نے اپنے آسمانی اُلوہیّت کے ازلی جلال کی بابت کہا :۔

"اے باپ تو اُس جلال سے جو مَیں دُنیا کی پیدائش سے پیشتر تیرے ساتھ رکھتا تھا مجھے اپنے ساتھ جلالی بنا دے"۔ (یُوحنا ۱۷ : ۵)

"کیونکہ تُو نے بنائے عالم سے پیشتر مجھ سے محبت رکھی"۔ (یُوحنا ۱۷ : ۲۴)

"باپ مجھ سے اس لئے محبت رکھتا ہے کہ مَیں اپنی جان دیتا ہُوں تاکہ اُسے پھر لے لُوں"۔ (یُوحنا ۱۰ : ۱۷)

چنانچہ کوئی گنہگار بشر اِنسانِ کامل اور ذاتِ الٰہی کا مظہرِ اُتم نہیں ہو سکتا ماسوائے مسیح ابنُ اللہ کے۔

۲۔ کیونکہ اُس نے اپنی ذات کو ذاتِ الٰہی اور عالمِ توحید میں واحد خُدا قرار دیا چنانچہ یہ بات اُسکی شخصی قدرت سے ثابت ہُوئی فرمایا :۔

مَیں اور باپ ایک ہیں"۔ (یُوحنا ۱۰ : ۳۰) "جس نے مجھے دیکھا اُس نے باپ کو دیکھا (یُوحنا ۱۴ : ۹) اُس نے خُدا کی بادشاہی کے انجیلی کلامِ الٰہی کی صاحبِ اختیار کی طرح تعلیم دی (متی ۷ : ۲۹) اور صاحبِ اختیار کی طرح معجزانہ عظیم کام کئے۔ لیکن نبیوں نے مسیح خُداوند کی طرح نہ صاحبِ اختیار ہو کر معجزانہ کام کئے اور نہ صاحبِ اختیار مسیح کی طرح لوگوں کو خُدا کے کلام کی تعلیم دی۔ کیونکہ یسُوع مسیح اِنسانِ کامل مولُودِ مُقدّس درحقیقت ذاتِ الٰہی

کاظہور کامل، مظہر اَتم اور ازلی محبوب خدا ہے اِس لئے وہ
حبیب خدا اور ابنُ اللہ اپنے کام اور کلام میں صاحب اختیار ہے۔

۳- چنانچہ خداوند یسوع مسیح فی الحقیقت آئینہ حق نما ہے۔ حق کے طالبوں
اور حق پرستوں نے خداوند یسوع مسیح انسان کامل کی مقدس شخصیت کے آئینہ
میں کامل خدا کا دیدار حاصل کیا۔ اور اُس میں الٰہی محبت کے کمالات کا الٰہی
جلال دیکھا۔ فرمایا۔ "جس نے مجھے دیکھا اُس نے باپ کو دیکھا"،

"باپ مجھ میں رہ کر اپنے کام کرتا ہے میرا یقین کرو
کہ مَیں باپ میں ہوں اور باپ مجھ میں،
نہیں تو میرے کاموں ہی کے سبب سے میرا یقین کرو"۔ (یوحنا ۱۴: ۱۰-۱۱)

"جو اُوپر سے آتا ہے وہ سب سے اُوپر ہے ...... جو آسمان سے آتا ہے
وہ سب سے اُوپر ہے،" (یوحنا ۳: ۳۱)

"تم نیچے کے ہو۔ مَیں اُوپر کا ہوں۔ تم دُنیا کے ہو۔ مَیں دنیا کا نہیں۔ یوحنا ۸: ۲۳

"مَیں خدا میں سے نکلا اور آیا ہوں"، (یوحنا ۸: ۴۲)

"مَیں باپ میں سے نکلا اور دُنیا میں آیا ہوں پھر دُنیا سے رُخصت ہو کر
باپ کے پاس جاتا ہوں"، (یوحنا ۱۶: ۲۸)

۴- خداوند یسوع مسیح واحد حقیقی آسمانی نور ہے۔ ایسا نور جو مسیحی ایمانداروں
کی زندگی کو منور کر دیتا ہے۔ فرمایا۔

"مَیں نور ہو کر دُنیا میں آیا ہوں" (یوحنا ۱۲: ۴۶)

دُنیا کا نور مَیں ہوں۔ جو میری پیروی کریگا وہ اندھیرے میں نہ چلے گا بلکہ

زندگی کا نور پائے گا" (یوحنا ۸: ۱۲)

آسمانی زادِ سفر کیلئے مسیح خداوند زندگی کی روٹی اور زندگی کا پانی ہے۔ فرمایا:-
"زندگی کی روٹی میں ہوں"، یوحنا ۶: ۳۵ - "مگر جو کوئی اُس پانی میں
سے پیئے گا جو مَیں اُسے دُونگا وہ ابد تک پیاسا نہ ہوگا بلکہ جو پانی مَیں اُسے
دُوں گا وہ اُس میں ایک چشمہ بن جائے گا جو ہمیشہ کی زندگی کیلئے
جاری رہیگا"، (یوحنا ۴: ۱۴) "دروازہ مَیں ہوں"، (یوحنا ۱۰: ۹)

"راہ اور حق اور زندگی مَیں ہوں کوئی میرے وسیلہ کے بغیر باپ کے
پاس نہیں آتا"، (یوحنا ۱۴: ۶)

"قیامت اور زندگی تو مَیں ہوں"، (یوحنا ۱۱: ۲۵)

۵- خداوند یسوع مسیح کی سب سے بڑی عظمت یہ ہے کہ وہ الُوہیت کے
ازلی جلال میں خدا تعالٰی کا غیر مخلوق اکلوتا بیٹا کامل خدا ہے۔ دوسری
بڑی عظمت یہ ہے کہ وہ مولودِ مقدس اپنی پیدائشی معصومیت اور
بے گناہی میں انسان کامل ہے۔ جس کی وجہ سے وہ ساری دُنیا کا خداوند
ہے۔ اور ساری دُنیا کے گنہگاروں کا واحد زندہ نجات دہندہ ہے
اور اُس نے گنہگاروں کو نجات دینے کے حق اور اختیار کو استعمال کیا فرمایا
"مَیں دُنیا کو مجرم ٹھہرانے نہیں بلکہ دُنیا کو نجات دینے آیا ہوں"
(یوحنا ۱۲: ۴۷)

"تم جان لو کہ ابنِ آدم (یسوع) کو زمین پر گناہ معاف کرنے کا
اختیار ہے"، (مرقس ۲: ۱۰)

"جو اُس پر ایمان لاتا ہے اُس پر سزا کا حکم نہیں ہوتا۔" (یوحنا ۳: ۱۸)
"کیونکہ یہ میرا وہ عہد کا خون ہے جو بہتیروں کے لئے گناہوں کی معافی کے واسطے بہایا جاتا ہے۔" (متی ۲۶: ۲۸)

چنانچہ وہ گنہگاروں کو نجات دینے کے معاملہ میں صاحبِ اختیار ہے
ایک مفلوج کو شفا دی اور فرمایا "بیٹا! تیرے گناہ معاف ہوئے" (مرقس ۲: ۵)
ایک عورت سے کہا۔ "تیرے گناہ معاف ہوئے۔" (لوقا ۷: ۴۸)
مقدس پولس رسول نے لکھا ہے کہ :۔
"خدا نے مسیح میں ہو کر اپنے ساتھ دنیا کا میل ملاپ کر لیا۔" (۲۔کرنتھی ۵: ۱۹)
"وہ (یسوع) خدا کے جلال کا پرتو اور اُس کی ذات کا نقش ہے۔" (عبرانیوں ۱: ۳)
"وہ اندیکھے خدا کی صورت" ہے (کلسیوں ۱: ۱۵) "ہر ایک زبان اقرار کرے کہ یسوع مسیح خداوند ہے (فلپیوں ۲: ۱۱)
"کیونکہ الوہیت کی ساری معموری اُسی میں مجسم ہو کر سکونت کرتی ہے۔" (کلسیوں ۲: ۹)

خداوند یسوع مسیح خدا باپ کا ازلی ابدی غیر مخلوق آسمانی اکلوتا بیٹا ہے ۔وہ خدا سے خدا ہے ۔ کیونکہ وہ "خدا میں سے نکلا اور دنیا میں آیا۔" جیسے سورج سے روشنی صادر ہوتی ہے ۔چنانچہ عالمِ توحید کے رشتہ محبت میں خدا کا اکلوتا بیٹا اور خدا باپ واحد خدا ہیں۔ وہ اپنے

ظہور و تجسم اور تولد سے پیشتر سے خدا تعالیٰ کا غیر مخلوق اکلوتا بیٹا کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہے ذاتِ الٰہی کا ظہور خدا کے بیٹے کا ظہور ہے اور خدا کے بیٹے کا ظہور ذاتِ الٰہی کا ظہور ہے کیونکہ عالمِ توحید میں ایک ہی کو دیکھا جا سکتا ہے۔ اور بحیثیت انسانِ کامل مسیح موعود ایک عظیم کامل نبی اور عہد کا رسول ہے ۔خدا محبت ہے اور خدا نے محبت نے مسیح میں ہو کر صلیب کی تجلیات کے وسیلہ سے اپنی لازوال الٰہی محبت کا مکاشفہ دنیا پر ظاہر کیا۔ اسی لئے مقدس پطرس رسول نے یہودی علماء کی مجلس میں فرمایا :۔

"کسی دوسرے کے وسیلہ سے نجات نہیں کیونکہ آسمان کے تلے آدمیوں کو کوئی دوسرا نام نہیں بخشا گیا جس کے وسیلہ سے ہم نجات پا سکیں" (اعمال ۴: ۱۲)
"اس شخص (یسوع مسیح) کی سب نبی گواہی دیتے ہیں کہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے گا اس کے نام سے گناہوں کی معافی حاصل کرے گا" (اعمال ۱۰: ۴۳)

یہودیوں نے کبھی عذر نہ کیا تھا کہ مسیح یسوع کے علاوہ دوسرے انبیاء بھی نجات دہندہ ہو سکتے ہیں۔ اگر خداوند یسوع مسیح بھی دوسرے انبیاء کرام اور مرسلین کی طرح محض ایک عام شخصیت کے مقدس نبی ہوتے تو وہ بھی دوسرے انبیاء کی طرح گنہگاروں کو نجات دینے کا اعلان نہ کرتے اور نجات دینے کے اختیار کو استعمال میں نہ لاتے ۔نہ اپنی صلیبی موت اور قدرت والے بیش قیمت خون کو نجات بالکفارہ کیلئے ضروری قرار دیتے ۔لیکن وہ انسانِ کامل اور کامل خدا ہے۔
"کیونکہ ہم اپنی نہیں بلکہ مسیح یسوع کی منادی کرتے ہیں کہ وہ خداوند ہے۔" (۲ کرنتھیوں ۴: ۵)

مُقدّس پطرس رسُول نے قیصریہ میں ایک پلٹن کے صوبہ دار
کُرنیلیُس کے سارے گھرانے کے لوگوں میں یہ منادی کی:-
"کہ خُدا نے یسُوع ناصری کو رُوحُ القُدس اور قدرت
سے کس طرح مسح کیا۔ وہ بھلائی کرتا اور اُن سب کو جو
ابلیس کے ہاتھ سے ظلم اُٹھاتے تھے شفا دیتا پھرا۔ کیونکہ
خدا اُس کے ساتھ تھا۔ اور ہم اُن سب کاموں کے گواہ ہیں
جو اُس نے یہُودیوں کے مُلک اور یرُوشلیم میں کئے اور
اُنہوں نے اُس کو صلیب پر لٹکا کر مار ڈالا۔ اُس کو خدا نے
تیسرے دن جلایا اور ظاہر بھی کر دیا۔ نہ کہ ساری اُمّت پر
بلکہ اُن گواہوں پر جو آگے سے خُدا کے چُنے ہوئے تھے
یعنی ہم پر جنہوں نے اُسکے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے بعد
اُسکے ساتھ کھایا پیا۔ اور اُس نے ہمیں حکم دیا کہ اُمّت میں
منادی کرو اور گواہی دو کہ یہ وُہی ہے جو خُدا کی طرف
سے زندوں اور مُردوں کا مُنصف مقرر کیا گیا۔ اِس شخص
کی سب نبی گواہی دیتے ہیں کہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے
گا اُس کے نام سے گناہوں کی معافی حاصل کرے گا،،

(اعمال ۱۰: ۳۸-۴۳)

بارِ اوّل ۱۹۷۴ء .... نیازی پرنٹنگ پریس لاہور
بارِ دوم ۱۹۸۲ء .... زمزمہ پریس (آفسٹ) سیالکوٹ فون ۲۴۴۴۶

کَون
نجات دے سکتا ہے
؟

مؤلف
برکت اے خاں